مخطوطاتِ کتب خانۂ دار العلوم دیوبند

(از جناب سید محبوب صاحب رضوی کیٹلاگر کتب خانہ دار العلوم)

(۳)

اخلاق و تصوف

۲۵۔ گلستان۔ مکتوبہ ۱۱۹۱ھ۔ گلستاں کا یہ نسخہ اُس نسخہ سے نقل کیا گیا ہے جو ۶۶۲ھ میں مصنف کے مسودہ سے نقل ہوا ہے۔ چنانچہ آخر میں ذیل کی عبارت مرقوم ہے۔

"تم الکتاب بعون اللہ ملک الوہاب فی التاریخ سابع عشر شہر صفر ۱۱۹۱ھ احدی و تسعین مائۃ و الف نقل عن النسخۃ الاولۃ بخط المصنف رحمہ اللہ و کان تاریخ اتمام تحریرہا یوم السبت فی العشر الآخرین محرم سنہ اثنین و ستمائۃ یوم فتح شیراز و انتقال الملک بن آل سلغرای غیرہم۔

گلستاں کے مطبوعہ نسخوں اور اس نسخہ میں اکثر مقامات پر لفظی تغیر پایا جاتا ہے جو کثرتِ کتابت کا لازمی نتیجہ ہے۔

۲۶۔ البدور البازغہ۔ تالیف شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی۔ نوشتہ محمد یوسف بن شیخ عبد الصمد۔ مجلس علمی ڈابھیل کا شائع کردہ نسخہ اسی نسخہ سے صحیح کیا گیا ہے۔ ہندوستان میں کتب خانۂ آصفیہ حیدرآباد اور کتب خانۂ دار العلوم کے علاوہ بدور البازغہ کے قلمی نسخہ کا کسی دوسری جگہ پتہ نہیں چلتا۔ ۱۳۴ صفحات پر مشتمل ہے فی صفحہ ۲۱ سطریں ہیں ۷×۱۱ انچ کی تقطیع ہے۔ آخر میں تحریر ہے:۔

"تم الکتاب البدور البازغہ وقت نصف اللیل من الیوم الجمعۃ من ایام المحرم الحرام فی التاریخ سبعۃ و عشروں من سنہ خمس و تسعین علی الالف و مائتین من الہجرۃ علی ید العبد الضعیف محمد یوسف بن الشیخ عبد الصمد

بڑھانوی فی بلدۃ البھوفال وحصل ہٰذا الکتاب حررہ محمد طاہر فی سنۃ ثلث علی المأتین و الف (۱۲۰۳) فی یوم الاثنین

شہر ربیع الثانی“

۲۷- کشف المحجوب- تصنیف شیخ علی عثمان بن علی الغزنوی الجویری- مکتوبہ ۱۱۱۰ھ خط نہایت پاکیزہ اور عمدہ، تقطیع ۶×۹ انچ فی صفحہ ۱۹ سطریں ہیں پوری کتاب پر زریں جدول ہے۔ نہایت صحیح اور عمدہ نسخہ ہے، آخر میں مرقوم ہے۔

”تمت تمام شد بتاریخ غرہ ربیع الثانی روز یکشنبہ بوقت دوپہر ۱۱۱۰ھ بید بندہ ضعیف خواجہ خاوند محمود ابن خواجہ شریف مرید قطب العلی بن خواجہ محمد اسحٰق قدس اللہ سرہ“

۲۸- الکلام المنجی برایرادات البرزنجی- تصنیف حکیم وکیل احمد سکندرپوری مکتوبہ ۱۳۱۰ھ مصنف کا اصل مسودہ ہے۔ فی صفحہ ۱۱ سطریں ہیں ۸×۱۲ انچ تقطیع ہے، ۲۴۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ سید محمد برزنجی نے قدح الزند میں حضرت مجدد الف ثانیؒ پر نہایت سخت اعتراضات کیے ہیں الکلام المنجی میں برزنجی کے اعتراضات نہایت خوبی اور معقول استدلال سے رفع کیے گئے ہیں، یہ کتاب مطبع مجتبائی دہلی میں چھپ گئی ہے۔

فقہ | ۲۹- منتخب مختار الکونین- اسلامی فصل مقدمات اور سیاستِ عدالت میں نایاب کتاب ہے، کتاب کا مقصدِ تصنیف تصفیۂ مقدمات میں قضات کی رہنمائی کرنا ہے- یہ مجموعہ ۸۱ اہم عنوانات پر مشتمل ہے، ان شاء اللہ آئندہ کسی فرصت میں اس پر مفصل تبصرہ کرنے کی کوشش کرونگا جس کی بدرجہ اتم یہ کتاب مستحق ہے- جہاں تک راقم السطور کی معلومات کا تعلق ہے، یہ کتاب نوادرات سے ہے ۵×۹ انچ کی تقطیع ہے فی صفحہ ۲۲ سطریں ہیں اور ۸۲ اوراق پر مشتمل ہے- خط معمولی اور گنجلک ہے۔

۳۰- ھدایہ اخرین- یہ نسخہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی کے ملاحظہ و مطالعہ میں رہ چکا ہے، چنانچہ ص ۲۶۹ و ص ۲۶۷ کے حاشیہ پر ”عبدالعزیز عفی عنہ“ اور ص ۲۲۸ پر ”عبدالعزیز دہلوی عفی عنہ“

لکھا ہوا ہے۔ علی ہذا اور دیگر صفحات پر بھی حضرت شاہ صاحبؒ کے دستخط ثبت ہیں۔

اصولِ فقہ

۳۱۔ کشف المبھم شرح مسلم الثبوت۔ مصنفہ مولوی بشیر الدین قنوجی۔ مصنف کا ابتدائی اصل مسودہ ہے۔ چنانچہ عبارتیں جابجا قلمزد ہیں اور جابجا اضافے کیے گئے ہیں، خط چلتا ہوا ہے۔ تقطیع بڑی ہے یعنی ۹×۱۱ انچ، طول کے مقابلہ میں عرض زیادہ ہے۔ کاغذ مٹیلے رنگ کا ہے، سطریں عموماً فی صفحہ ۲۲ ہیں، بعض صفحات پر کم وبیش بھی ہیں۔ ۲۴۶ صفحات ہیں۔

۳۲۔ التوضیح فی غوامض التنقیح۔ مکتوبہ ۹۹۲ھ۔ قدیم اور بوسیدہ نسخہ ہے۔ کاغذ کی ساخت بہت اچھی ہے۔

کلام

۳۳۔ کتاب الاخوین علیٰ حاشیۃ التجرید۔ مکتوبہ ۹۴۶ھ۔ تقطیع ۶×۹ انچ فی صفحہ ۲۵ سطریں ہیں۔ ۶۶ اوراق پر مشتمل ہے، آخر میں چند مہریں ثبت ہیں جو صاف نہ ہونے کی وجہ سے پڑھی نہیں جا سکیں، تاہم معلوم ہوتا ہے کہ اہم نسخہ ہے۔

۳۴۔ شرح قدیم اصفہانی علیٰ تجرید۔ تصنیف علامہ محمود بن ابی القاسم بن احمد اصفہانی۔ مکتوبہ ۸۵۸ھ۔ شاہی کتب خانہ "معمورہ" میں ۱۰۲۴ھ میں (بعہد شہنشاہ جہانگیر) داخل ہوئی ہو یا در الوجود ہے، کاغذ عربی ساخت کا ہے، کتب خانہ معمورہ کی جانب سے ذیل کی عبارت بخط نسخ لوح کتاب پر مرقوم ہے۔

"شرح قدیم اصفہانی بر تجرید در علم علام بخط شکستہ عرب در ۸۵۸ھ نوشتہ جلد زرد بابت امین خان جمع کتاب خانہ معمورہ شدہ بتاریخ ۸ ماہ جمادی الثانی ۱۰۲۴ھ"

عبارت مذکورہ کے اوپر "نصرت جنگ نصیر الدولہ بہادر" مربع مہر میں منقوش ہے۔ دوسرے ورق میں مہریں ثبت ہیں جو صاف نہ ہونے کی وجہ سے پڑھی نہیں جا سکیں۔ مختلف مشترین کی عبارتیں بھی اسی ورق پر لکھی ہوئی ہیں۔ فی صفحہ ۲۴ سطریں ہیں۔ تقطیع ۶×۹ انچ ہے۔

۳۵۔ حاشیہ اجد یر شرح تجرید ۔ مصنفہ صدر الدین شیرازی ۔ مکتوبہ ۹۱۲ھ نوشتہ
ملا حاجی محمود تبریزی ۔ کمیاب ہے ۔

۳۶۔ کتاب الرد علی المنطقیین للحافظ ابن تیمیۃ الحرانیؒ ۔ حافظ ابن تیمیہؒ کی کتاب الرد علی المنطقیین علم کلام و فلسفہ میں بڑے پایہ
کی کتاب شمار کی گئی ہے نیز صاحب تذکرۃ النوادر نے اس کا شمار کتب نوادرات میں کیا ہے ، اور دنیا میں صرف دو نسخوں کا
پتہ تبلایا ہے جن میں سے ایک نسخہ جس کو "نسخۂ عتیقہ" سے تعبیر کیا گیا ہے کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد میں موجود
ہونا بتلایا گیا ہے اور دوسرا نسخہ امام یمن کے کتب خانہ میں (ملاحظہ ہو تذکرۃ النوادر مطبوعہ دائرۃ المعارف
العثمانیہ حیدر آباد ۱۳۴۶ھ و ۱۳۴۷ھ)

اس تیسرے نسخہ کا جو دار العلوم کے کتب خانہ میں موجود ہے صاحب تذکرۃ النوادر کو غالباً علم نہیں
ہو سکا ۔ ۹×۱۴ انچ کی تقطیع ہے ۔ فی صفحہ کم و بیش ۲۰ سطریں ہیں ۔ خط مختلف ہیں ، سنہ کتابت تحریر نہیں ہے

۳۷۔ تکمیل الاذہان ۔ تالیف شاہ رفیع الدین صاحبؒ دہلوی ۔ مکتوبہ ۱۳۲۲ھ
تکمیل الاذہان علم کلام و فلسفہ میں نہایت نادر الوجود اور اعلیٰ پایہ کی کتاب ہے ۔ حضرت مولانا عبید اللہ
صاحب سندھی کا بیان ہے کہ "میں نے تکمیل الاذہان کے صرف دو نسخے دیکھے ہیں ۔ ایک مکہ مکرمہ میں
اور دوسرا ہندوستان میں ندوۃ العلماء لکھنؤ کے کتب خانہ میں ۔"

اس نسخہ کا خط نہایت جلی اور روشن ہے ۔ فی صفحہ ۸ سطریں ہیں ۔ تقطیع ۷×۱۰ انچ ہے ۔ ۹۸ اوراق
پر مشتمل ہے ۔ خاتمہ کتاب پر تحریر ہے ۔

قد وقع الفراغ من کتابۃ ھذہ الرسالۃ الشریفۃ بعون اللہ وحسن توفیقہ علی ید
احقر العباد محمد عیسیٰ ابن المرحوم مولانا و استاذنا محمد قطب الدین حسن اللکھنوی
الفرنجی محلی غفر اللہ لہما ذالک فی العاشر من شہر ذی القعدہ سنہ ۱۳۲۲ من
الھجریۃ النبویۃ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ حین الاقامۃ فی بلدۃ عظیم آباد

لتحصیل الطب والعلوم العقلیۃ۔

آخر میں قاضی محمد پناہ کا ۸ صفحہ کا رسالہ تحقیق "جعل" پر لگا ہوا ہے اور وہ بھی ۱۳۲۲ھ ہی کا لکھا ہوا ہے
ور اسی کاتب کے ہاتھ کا، اس رسالہ کی سطریں فی صفحہ ۷، اس میں قلم شکستہ مگر پختہ اور عمدہ ہے۔

۳۵۔ مقدمہ مہر انور ترجمہ اردو فقہ اکبر۔ ترجمہ حکیم وکیل احمد سکندر پوری۔ مترجم کا اصل مسودہ ہے
اس رسالہ میں تحقیقی انداز میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ فقہ اکبر امام اعظمؒ کی تصنیف نہیں ہے، بلکہ ابو صنیفہ بخاری
کی تصنیف ہے، اسی کے ساتھ وصیت نامہ منسوب بامام اعظم کا اُردو ترجمہ بھی شامل ہے اور اس کی نسبت
تصنیف بھی ابو حنیفہ بخاری ہی کی ثابت کی گئی ہے۔ یہ رسالہ چھپ گیا ہے۔

۳۹۔ مباحثہ شاہجہانپور۔ مصنفہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ مکتوبہ ۱۳۰۱ھ مولانا فخر الحسن
گنگوہیؒ تلمیذ حضرت ممدوحؒ کے دست خاص کا (جو شاہجہاں پور کے مناظرہ میں حضرت نانوتویؒ کے ساتھ
شریک تھے) لکھا ہوا اصل مسودہ ہے۔ چنانچہ آخر میں تحریر ہے

"الحمد للہ کہ آج بتاریخ ۲۶۔ ربیع الاول روز دوشنبہ ۱۳۰۱ھ کو مباحثہ شاہجہانپور ختم ہوا۔ العبد فخر الحسن
عفی اللہ عنہ ذنوبہ"

نسخہ نواب عالمگیر محمد خاں رئیس بھوپال نے کتب خانہ کو عطا فرمایا ہے۔ ۸×۱۳ انچ کی تقطیع ہے۔

طب ۴۰۔ الشرح القانون للجیلانی۔ حکیم علی الجیلانی دربار اکبری کا نامور طبیب گزرا ہے۔ خاندان
شریفی میں طب کی ابتدا، اسی نامور حکیم کے تلمذ سے ہوئی ہے۔ حکیم جیلانی کی شرح قانون شیخ الرئیس
پانچ جلدوں میں ہے اور فنی حیثیت سے قانونِ شیخ کی جملہ شروح میں سب سے بہتر شرح سمجھی
جاتی ہے، یہ شرح بہت کمیاب ہے۔ کتب خانوں میں کہیں کہیں اس کے نسخے پائے جاتے ہیں۔[۲]
دار العلوم کے کتب خانہ میں اس کا مکمل نسخہ موجود ہے، اس نسخہ کی تیسری جلد مغل شہزادہ مرزا محمد عرف مرزا کوچک
کی لکھی ہوئی ہے۔ چنانچہ اخیر جلد میں تحریر ہے:۔

ل زیادہ صحیح یہی ہے کہ ابو مطیع بلخی کی تصنیف ہی (صحیح) ۲ مقدمہ حمیات القانون مطبوعہ مکتبہ دار التالیف دہلی، تحت المتن منہ

"تمت الکتاب بعون الملک الوہاب فی شہر ربیع الاول فی الیوم الاربعا رفی التاریخ اربعہ وعشرہ سنہ ۱۲۳۶ھ

بخط احقر العباد مرزا محمد عرف مرزا کوچک"

پانچویں جلد جو قرابادین شیخ کی شرح میں ہے، خطاطی اور تاریخی اعتبار سے خصوصی اہمیت رکھتی ہے، یہ نسخہ ۱۰۶ صفحات پر مشتمل ہے، سطور کی تعداد فی صفحہ ۵۷ ہے، تقطیع بہت بڑی ہے، یعنی ½۲۰ طول ½۱۳ انچ عرض ہے۔ اگرچہ تاریخ کتابت ثبت نہیں تاہم کاغذ کی ظاہری شکل وصورت سے معلوم ہوتا ہے کہ پرانا نسخہ ہے۔ یہ نسخہ مٹیالے رنگ کے دبیز کاغذ پر (جو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دو کاغذوں کو چپکا کر جوڑا گیا ہے) لکھا ہوا ہے۔ مرورِ ایام کی وجہ سے کہیں کہیں سے بوسیدہ ہوگیا ہے، کتابت نہایت پاکیزہ اور خطاطی کا اعلیٰ ترین نمونہ ہے، قدیم دستور کے مطابق عنوانات سُرخ روشنائی سے لکھے ہوئے ہیں۔ متن کی عبارت کو ممیز کرنے کے لیے سُرخ خطوط کھینچے گئے ہیں، عام کتابت سیاہ روشنائی کی ہے جو بہت صاف اور روشن ہے۔

لوح کتاب پر لکھنؤ کے مشہور طبیب حکیم مظفر حسین کا تحریر کردہ نوٹ اور دستخط ہیں۔ نوٹ کی عبارت یہ ہے:۔

"قد دخل فی ملک یدی والنقل فی الآخر الی وانا العبد المدعو مظفر حسین عفی عنہ بن مسیح الدولہ المرحوم

۲۷۔ دسمبر سنہ ۱۸۶۹ء"

اس عبارت کے نیچے حکیم موصوف کی مربع مہر ثبت ہے۔ وسط لوح پر عبارت مذکورہ کے اوپر ایک مدور مہر ثبت ہے جس میں لکھا ہوا ہے "علی مظفر خاں فدوی محمد شاہ بادشاہ غازی"

(باقی)